WWW.PAKSOCIETY.COM

راشدہ رفعت

محبت دل لگی ہے

ہلکا پھلکا بخار اور معمولی سا فلو۔ آفس سے چھٹی کرنا بنتا تو نہ تھا لیکن وہ اپنے موڈ کا کیا کرتا۔ کبھی کبھار تو بندے کو اپنے دل کی بات ماننا ہی پڑتی ہے نا۔

اور آج ایسا ہی دن تھا۔ وہ رات کی بھرپور نیند کے بعد صبح اٹھ کر ایک بھرپور ناشتا کر چکا تھا اور اب بہت اطمینان سے اخبار کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ اماں پڑوس میں اپنی کسی جاننے والی کی عیادت کو گئی ہوئی تھیں۔ اسی وقت ڈور بیل بجی تھی۔

”حیرت ہے' اماں اتنی جلدی آگئیں۔“ حارث اخبار میز پر رکھ کر گیٹ کھولنے گیا تھا۔ آنے والی اماں نہ تھیں۔ اماں کی گھبرائی بوکھلائی سی عزیز از جان بھانجی صاحبہ گیٹ کھلنے کے انتظار میں کھڑی ہاتھ کی انگلیاں مروڑ رہی تھیں۔ دوسری جانب اپنی خالہ جان کے بجائے ان کے سپوت کو دیکھ کر محترمہ کی گھبراہٹ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ حارث نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ وہ حارث کو منمناتا سا سلام کر کے گھر کے اندر داخل ہوئی۔

”اماں ذرا پڑوس تک گئی ہیں۔ تم بیٹھو میں اماں کو....“

حارث نے ہانیہ کے سلام کا جواب دے کر اسے آگاہ کرنا چاہا تھا مگر وہ اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کیے بغیر بول پڑی تھی۔

”کیا کہا آپ نے' خالہ جان گھر پر نہیں ہیں۔“ خوف زدہ سا لہجہ اور انداز ایسا جیسے کہ ابھی واپسی کے لیے دوڑ لگا دے گی۔

”اماں اپنا سیل فون ساتھ لے گئی ہیں۔ میں انہیں کال کر کے بلا لیتا ہوں' قریب ہی گئی ہیں۔ پانچ منٹ میں آجائیں گی۔“

ناولٹ

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حارث نے اسے بے حد رسانیت سے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر چھایا تذبذب ابھی بھی کم نہ ہوا تھا۔ حارث نے اس کے ساتھ مزید دماغ کھپانے کے بجائے لاؤنج میں چارجنگ پر لگا اپنا موبائل فون اٹھا کر اماں کو فون کردیا۔ محترمہ کی تسلی کے لیے اسپیکر بھی آن کردیا تھا۔

"ہانیہ آئی ہے۔ اچھا اچھا۔ بٹھاؤ میری بچی کو۔ میں دو منٹ میں آئی بس۔"

خالہ کی آواز سن کر "بچی" خود ہی صوفے پر ٹک گئی تھی۔ حارث اس کی مزید تسلی کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ وہ جانتا تھا' ہانیہ اس کی گھر میں موجودگی کی توقع نہ کررہی ہوگی۔ ہر دس پندرہ دن بعد وہ اپنی خالہ کے پاس اپنے دکھڑے رونے آتی تھی' لیکن چھٹی والے دن آنے سے گریز ہی کرتی تھی۔ اماں کی زبانی اسے ہانیہ کی آمد کا علم ہوتا اور نہ صرف اس دن بلکہ اس سے اگلے دن بھی اماں کی زبان پر اپنی بھانجی کا ہی تذکرہ رہتا۔

"بے چاری بچی جی کا بوجھ ہلکا کرنے آجاتی ہے میرے پاس۔ آپا اور بھائی صاحب نے کیسا لاڈوں میں پالا تھا۔ تینوں بھائی بھی جان چھڑکتے تھے۔ ماں باپ کا تو چلو اللہ کے پاس سے بلاوا آیا' چلے گئے لیکن نگوڑمارے بھائی' اپنی آنکھیں اور کان اپنی اپنی بیویوں کے پاس گروی رکھ دیے۔ کم بخت ماریوں نے جینا حرام کررکھا ہے۔ بے چاری ہانیہ کا۔"

اماں کے پاس تو سنانے کو اور بھی کچھ ہوتا تھا لیکن حارث کو ہانیہ کے نگوڑمارے بھائیوں اور کم بخت ماری بھابھیوں کے تذکرے سے چنداں دلچسپی نہ تھی' پھر بھی اسے اماں سے اکثر ہانیہ نامہ سننا پڑتا تھا۔

ہانیہ' اماں کی مرحومہ بہن کی اکلوتی لاڈلی بیٹی تھی۔ خالہ' خالو اللہ کو پیارے ہوچکے تھے اور اب وہ اپنے بھائیوں اور بھابھیوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے حالات اتنے بھی قابل رحم نہیں تھے۔ اچھا پہنتی اوڑھتی تھی۔ گھر کے کاموں کا بھی خاص بوجھ نہ تھا۔ چھوٹی' چھوٹی معمولی باتیں' جو گھروں میں ہوہی جاتی ہیں' ہانیہ کو بہت دل گرفتہ کردیتی تھیں۔ وہ حساس تو ہمیشہ سے تھی' ماں باپ کے گزرنے کے بعد ضرورت سے زیادہ زود رنج ہوگئی تھی۔ کسی بھی چھوٹی سی بات پر پہروں کڑھتی تھی اور جب ضبط کا پیمانہ بالکل لبریز ہوجاتا تو دل کا غبار ہلکا کرنے کے لیے یہاں اماں کے پاس آجاتی۔ رونے دھونے کا طویل سیشن ہوتا۔ اماں اسے چپ کرواتیں۔ ڈھیروں دلاسے دیتیں۔ کچھ نصیحتیں کرتیں۔ دوسرے الفاظ میں ہانیہ اماں سے کتھارسس کرواکر واپس اپنے گھر کی راہ لیتی۔

افشاں آپا یا عینی آپا سسرال سے میکے آئی ہوتیں تو وہ بھی اماں کے ساتھ مل کر ہانیہ کو ڈھیروں ڈھیر تسلیاں دیتیں۔ حارث کے علاوہ سب گھر والوں کو ہانیہ سے دلی ہمدردی تھی۔ خیر اس کے ساتھ کوئی ایسا خاص بیر حارث کو بھی نہ تھا لیکن جو مسئلے لے کر محترمہ یہاں آتی تھیں اور گھر والوں کو بھی جن باتوں کی وجہ سے ہانیہ بے چاری پر ترس آتا تھا۔ حارث کو ان باتوں پر سوائے ہنسی کے کچھ نہ آتا۔

مثلاً" ہانیہ کی گہری سہیلی کی شادی تھی۔ توفیق بھائی کو دو تین دن پہلے سے یاددہانی کروارہی تھی کہ وہ مقررہ وقت پر گاڑی سمیت گھر پر رہیں۔ مقررہ وقت پر توفیق بھائی گھر پر ہی تھے' لیکن شوہر کی شکل دیکھ کر نازو بھابھی کو یاد آگیا کہ آج تو انہوں نے اپنی بہن کی نند کا نومولود بیٹا دیکھنے جانا ہے۔ بچے کی پیدائش کو سولہ روز گزر چکے تھے۔ اگر نازو بھابھی ایک دو دن بعد مبارک باد دینے چلی جاتیں تو کیا فرق پڑجاتا۔ اس کی گہری سہیلی کی شادی کا فنکشن مس ہوتے ہوتے رہ گیا نا۔ وہ تو شمس بھیا کو اس کی بے چاری سی شکل پر ترس آگیا اور وہ اپنی پھٹیچر سی بائیک پر اسے میرج ہال چھوڑ آئے۔ واپسی کیسے ہوئی' وہ الگ المناک داستان تھی جو ہانیہ بی بی نے ہچکیوں سے روتے ہوئے سنائی اور اماں دوپٹے سے اس کی آنکھیں پونچھتی رہیں۔

شادی کے بعد یہ گہری سہیلی ہانیہ سے ملنے گھر آئی۔ ہفتے بعد اس نے میاں کے ساتھ بیرون ملک چلے جانا تھا۔ نازو بھابھی اور شہلا بھابھی گھر پر تھیں۔ دونوں

Copied From
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سہیلی سے ملنے تک نہ آئیں۔ ملازمہ کے ہاتھ ڈرائنگ روم میں دو گلاس کولڈ ڈرنک بھجوادی۔ گلاسوں میں اتنی برف ڈال دی تھی کہ کولڈ ڈرنک بالکل شربت ہی بن گئی (یہ ہانیہ کی ہی اصطلاح تھی) اور اسی شام نازو بھابھی کے بہن، بہنوئی گھر آئے تو طرح طرح کے لوازمات سے پوری میز سج گئی۔ بلکہ انہوں نے شامی کباب تلنے کو ہانیہ سے ہی کہا اور شامی کباب تلتے ہوئے گھی کا ایسا چھینٹا کلائی پر پڑا کہ اچھا خاصا آبلہ بن گیا اور جب ہانیہ مہمانوں سے سلام دعا کرنے گئی۔ بھابھی کی بہن نے اس کی اسٹڈیز کے متعلق ایک دو سوال پوچھے تو نازو بھابھی نے مہنگائی کا رونا شروع کردیا۔ درپردہ وہ ہانیہ کو سنانا چاہ رہی تھیں کہ اس کے تعلیمی اخراجات کی وجہ سے گھر کے خرچوں میں کیسی تنگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

اور چھوٹی بھابھی شاپنگ پر گئیں تو رسماً "ہانیہ" سے بھی پوچھ لیا کہ اسے کچھ چاہیے تو نہیں۔ اس کا ہینڈ بیگ بہت پرانا ہوچکا تھا۔ اس کا اسٹریپ بھی بس ٹوٹنے ہی والا تھا تو اس نے بھابھی سے کہا کوئی مناسب قیمت والا ہینڈ بیگ لے آئیں، اور چھوٹی بھابھی جن کی چوائس کا ایک زمانہ گرویدہ تھا وہ اس کے لیے ایسا بدرنگا اور بدوضع بیگ اٹھالائیں کہ ہانیہ کبھی حیرت سے بھابھی کا منہ دیکھتی اور کبھی بیگ کا۔ اور رات کے کھانے کے بعد چھوٹی بھابھی کے کمرے سے چھوٹے بھیا کے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ خاصے کنجوس تھے اور بیوی سے اس فضول خرچی کے بارے میں بازپرس کررہے تھے تو چھوٹی بھابھی خرچے کی وضاحت دیتے ہوئے بار بار ہانیہ کے ہینڈ بیگ کا ہی ذکر کرتی رہیں۔ ہانیہ اس وقت کو کوستی رہی جب اس نے ہینڈ بیگ کی فرمائش کی تھی۔ ایک دفعہ جب اسے بخار ہوا تو وہ دو دن تک بھیا کے میڈیکل باکس میں سے بخار کی ٹیبلیٹ لے کر کھاتی رہی۔ بھابھیوں اور بھائیوں میں سے کسی کو خیال تک نہ آیا کہ اسے ڈاکٹر کے پاس ہی لے جایا جائے۔ وہ تو شکر ہے کہ دو دن بعد بخار خود ہی اتر گیا۔

اسی طرح جب شہلا بھابھی کے سب سے چھوٹے فتنے مطلب بیٹے نے اس کی اہم اسائنمنٹ پھاڑ دی اور اس نے غصے میں بھتیجے کو ایک چماٹا (طمانچہ) رسید کردیا تو بظاہر تو شہلا بھابھی کچھ نہ بولیں مگر دو دن تک ان کا موڈ آف ہی رہا۔

اسی طرح کے درجنوں قصے تھے جن کو سناتے ہوئے ہانیہ بی بی پر رقت طاری ہوجاتی اور اماں لاڈلی بجی کو سینے سے چمٹا کر ڈھیروں ڈھیر تسلیاں دیتیں اور پھر اگلے دو دن تک حارث کے سامنے اماں آب دیدہ ہو کر بھانجی کی باتیں دوہراتی رہتیں۔

☼ ☼ ☼

دونوں بہنوں کی شادیوں کے بعد اماں سارا دن چپ رہ رہ کر اکتا جاتی تھیں۔ جب وہ آفس سے گھر واپس آتا تو اماں اسے کھانا بعد میں دیتیں، دن بھر کی رپورٹ پہلے دیتیں۔ اسے اماں کا تنہائی کا بخوبی احساس تھا۔ دو سال پہلے ابا کا انتقال ہوگیا تھا۔ اس کے بعد سے اماں بہت تنہا ہوگئی تھیں۔ دونوں بہنیں اپنے گھربار کی تھیں۔ پندرہ بیس دن بعد میکے کا چکر لگتا۔ ماں کے سامنے سسرال والوں کی ڈھیروں ڈھیر غیبتیں کرکے واپس اپنے گھر کی راہ لیتیں، لیکن آج کل بہنوں کے ہاتھ ایک اور موضوع لگ گیا تھا۔ وہ جب بھی میکے آتیں، حارث کی شادی کا ذکر چھیڑ دیتیں اور اپنی ان نندوں، دیورانیوں، جیٹھانیوں جن سے ان کی ایک دن نہ بنی تھی، ان ہی کی بیٹیوں کا نام حارث کے لیے تجویز کرتیں۔ شکر ہے اماں اس معاملے میں حارث کی ہم نوا تھیں۔

"ساری زندگی جن عورتوں کی تیزی طراری کے قصے تم مجھے سناتی رہی ہو اب ان کی بچیوں کو حارث کے لیے منتخب کررہی ہو۔ جب مائیں اتنی تیز طرار ہیں تو بچیاں کون سی سیدھی اور معصوم ہوں گی۔ نہ بھئی مجھے اور میرے بیٹے کو بخشو تم۔"

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جیسی سیدھی اور معصوم بہو آپ چاہ رہی ہیں' وہ آج کے دور میں تو ملنے سے رہی۔ جن لڑکیوں کا ہم ذکر کرتے ہیں' وہ ہمارے سامنے پلی بڑھی ہیں۔ ان کے مزاج اور عادتوں سے ہم بخوبی آگاہ ہیں۔ تھوڑی بہت تیزی طراری تو کس میں نہیں ہوتی اماں!" افشاں آپا بہت رسانیت سے ماں کو مخاطب کرتیں۔

"ہاں تو اور کیا اماں! باجی بالکل صحیح کہہ رہی ہیں۔ الوینہ' نوشابہ' لائبہ اور زرمینہ چاروں بچیاں ہماری آنکھوں کے سامنے پلی بڑھی ہیں' پھر حارث ہمارا اکلوتا بھائی ہے۔ ہمارا تو میکہ ہی اس کے دم سے ہے کیا گارنٹی ہے کہ غیروں میں سے کوئی لڑکی لائیں گے تو وہ اس گھر میں ہمارا کبھی کبھار کا آنا بھی برداشت کرپائے گی۔ اپنی دیکھی بھالی لڑکی کو بھابی بنائیں گے تو ہمارا اور ہمارے بچوں کا وجود بخوشی گوارا کرے گی۔" عینی آپا نے اپنے دل کی بات کہہ ڈالی۔

"تو کیا ضروری ہے کہ تمہاری سسرالی بچیوں میں سے ہی کسی کو بہو بناؤں۔ تمہیں قرب وجوار میں کوئی اور ایسی لڑکی نظر نہیں آرہی جو دیکھی بھالی بھی ہے۔ سیدھی اور معصوم بھی اور تمہارے بچوں سے بہت پیار بھی کرتی ہے۔" اماں ذرا معنی خیز انداز میں مسکرائی تھیں۔

عینی آپا اور افشاں آپا نے چونک کر اماں کو دیکھا۔ چونکا تو حارث بھی تھا۔ ابھی تک تو وہ ماں بہنوں کی بحث سے لطف لے رہا تھا لیکن اماں نے اس بار جو فقرہ بولا تھا' اس میں کس ہستی کی طرف اشارہ تھا۔ وہ چند لمحوں میں ہی اس اشارے کو پا گیا تھا لیکن ہو سکتا ہے اسے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو۔ اس نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا تھا۔

"ہانیہ کی بات کر رہی ہیں آپ؟" عینی آپا نے حیرت سے استفسار کیا۔

"ہاں میں ہانیہ کی ہی بات کر رہی ہوں۔ بولو' کوئی اعتراض ہے تو؟" اماں نے مسکرا کر بیٹیوں کو دیکھا۔

"اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ حیرت ہے یہ بات ہمارے ذہن میں کیوں نہ آئی۔" افشاں آپا نے "فوراً" سے پیشتر تائیدی ووٹ دے ڈالا۔

"تمہارے ذہنوں پر تمہاری سسرالی بچیاں چھائی ہوئی تھیں۔ بتاؤ تو سہی ان میں سے کوئی میری ہانیہ کے پاسنگ بھی ہے۔" اماں نے تفاخرانہ لہجے میں استفسار کیا۔

"فار گاڈ سیک اماں! آپ اپنی رونی صورت والی بھانجی کو میرے پلے باندھنا چاہ رہی ہیں۔" حارث کو ماں کی بات سن کر گویا کرنٹ لگا تھا۔

"بس مجھے اسی چیز کا خدشہ تھا۔ اسی لیے اتنے دن سے یہ خواہش اپنے دل میں دبا رکھی تھی۔ سمجھاؤ اپنے بھائی کو ہانیہ سے اچھی لڑکی اور کہاں ملے گی اسے۔" اماں نے بیٹے کو ناراضی سے دیکھا تھا۔

"ہاں تو اور کیا حارث! بتاؤ تو سہی۔ کیا کمی ہے ہانیہ میں شکل و صورت لاکھوں میں ایک' پڑھی لکھی' سیدھی سادی بھولی بھالی اور سب سے بڑھ کر ہماری اپنی۔ آپ کا انتخاب سو فیصد درست ہے اماں! بس پہلی فرصت میں توفیق بھائی وغیرہ کے ہاں جا کر ہانیہ کا رشتہ مانگ لیتے ہیں۔" افشاں آپا تو ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے چکر میں تھیں۔

"کمال کرتی ہیں آپا آپ! میں کہہ رہا ہوں' مجھے ہانیہ پسند نہیں اس امیچور لڑکی سے مجھے ہرگز شادی نہیں کرنی۔ کوئی ڈھنگ کی لڑکی ڈھونڈنی ہے تو ڈھونڈیں' ورنہ یہ کام میں خود کرلوں گا۔" حارث کو غصہ ہی آگیا۔ اس کی زندگی کا سب سے اہم معاملہ اور اس کی رائے کو کوئی اہمیت دینے کو ہی تیار نہ تھا۔

"اچھا خفا کیوں ہوتے ہو۔ بتاؤ تو سہی' کیا کمی ہے ہانیہ میں۔ تمہیں وہ کیوں اچھی نہیں لگتی۔" عینی آپا نے اسے بچکار کر پوچھا۔

"میں نے جب بھی اسے دیکھا ہے' روتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ میرے لیے کیا وہی رونے دھونے والی لڑکی رہ گئی ہے؟" اس نے بگڑ کر پوچھا۔

"تم اس کے معروضی حالات تو دیکھو۔ ماں باپ سر

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پر ہیں نہیں۔ بھائی' بھابھیاں اپنی زندگیوں میں مگن۔ گھر میں کوئی ایسا فرد نہیں جس کے ساتھ وہ اپنے دل کی بات شیئر کر سکے۔ کوئی چھوٹا بہن بھائی بھی نہیں جس سے لڑ جھگڑ کر دل کی بھڑاس نکال سکے۔ یہاں اماں کے پاس آکر وہ اپنا جی ہلکا کرتی ہے' ورنہ ایسی بات تھوڑی ہے کہ وہ ہر وقت روتی دھوتی رہتی ہے۔" افشاں آپا نے بھی لاڈلے بھائی کو بہت پیار سے سمجھایا تھا۔

"کوئی اور بات کریں آپا! جب میں نے کہہ دیا نہیں تو بس نہیں۔" اس نے اکتا کر ان کی بات کاٹی۔

"رہنے دو افشاں! جب اس نے نہ کردی ہے تو وہ کبھی ہاں میں نہیں بدلے گی۔ اپنے لیے اپنی پسند کی لڑکی یہ خود تلاش کرلے گا۔ تم دونوں اپنے گھربار کی ہو اور میں نے بھی کتنے دن جی لینا ہے۔ جیسے مرضی لڑکی پسند کرے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" اماں بیٹے کی ہٹ دھرمی پر آب دیدہ ہو گئی تھیں۔ حارث جی میں کچھ شرمندہ تو ہوا لیکن جانتا تھا ماں بہنیں اسے قائل کرنے کو اور بھی بہت سے جذباتی اور نفسیاتی حربے استعمال کرسکتی ہیں' سو اس وقت یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔

"میں داؤد کی طرف جارہا ہوں۔ کل وہ بائیک سے سلپ ہو گیا تھا۔ اچھی خاصی چوٹیں آئی ہیں۔ اس کا حال پوچھ آؤں۔" اس نے اپنے قریبی دوست کا نام لیا۔ ماں بہنیں ایک دوسرے کو دیکھ کر اور دل مسوس کر رہ گئیں۔ حارث لاکھ فرماں بردار سہی مگر یہ سچ تھا کہ کوئی بھی اس کی مرضی کے خلاف اس سے کوئی کام نہ کروا سکتا تھا۔

"تم دونوں کو ہی جلدی پڑی ہوئی تھی بھائی کی شادی کی۔ نہ روز' روز ایسے ویسے رشتے لے کر آتیں تو کاہے کو میں ابھی ہانیہ کا نام لیتی۔ بڑا ٹیڑھا بیٹا ہے میرا۔ بہت طریقے' سلیقے سے قائل کرتا تھا مجھے اس کو۔ موقع محل دیکھ کر بات چھیڑتی۔ تم دونوں کی وجہ سے سب کچھ چوپٹ ہو گیا۔" اماں اب بیٹیوں پر بگڑ رہی تھیں۔ بیٹے پر آیا غصہ بلاوجہ بیٹیوں پر نکل رہا تھا اور فرماں بردار بیٹیاں چپ چاپ ماں کی ڈانٹ سنے گئیں۔

☆ ☆ ☆

حارث کو خدشہ تھا کہ اماں دوبارہ یہ موضوع ضرور چھیڑیں گی' لیکن صد شکر اس دن کے بعد اماں نے اس کے سامنے ہانیہ کا نام نہیں لیا تھا اور اب تو کافی دنوں سے محترمہ کی آمد بھی نہیں ہوئی تھی۔ حیرت انگیز طور پر اسے بھی کبھار ہانیہ کا خیال آجاتا تھا۔ اماں اور بہنوں کی بات یاد کرکے چھم سے محترمہ کا سراپا ذہن کے پردے پر لہراتا' مگر اگلے ہی پل وہ سر جھٹک کر ہانیہ کے تصور بھی ذہن سے جھٹک ڈالتا۔

اور پھر ایک دن ہانیہ صاحبہ گھر آہی گئی تھیں۔ آج

خواتین ڈائجسٹ
دستِ کوزہ گر
فوزیہ یاسمین

قیمت -/750 روپے
منگوانے کا پتہ:
مکتبہ عمران ڈائجسٹ: 37 - اردو بازار' کراچی۔ فون نمبر: 32735021

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھی اتفاق سے حارث کے آفس کا آف تھا۔ وہ اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ پر آفس کا کوئی کام نمٹانے میں مصروف تھا ' جب دروازے کی بیل بجی۔ اماں شاید واش روم میں تھیں۔ حارث گیٹ کھولنے گیا تو گھبرائی بوکھلائی سی ہانیہ دروازے پر موجود تھی۔ کچھ فاصلے پر ایک رکنے والا رکشے سے گردن باہر نکال کر اسی جانب متوجہ تھا۔

"حارث بھائی! میں ہینڈ بیگ میں پیسوں والا پرس ڈالنا بھول گئی ' پلیز اسے کرایہ دے دیں۔" بے تحاشا شرمندہ ہوتے ہوئے اس نے حارث کو مخاطب کیا۔

"عجیب بھلکڑ لڑکی ہے۔" وہ دل میں صرف سوچ ہی سکا۔ اگلے ہی پل اس کی بے چاری سی شکل دیکھ کر اسے ترس آگیا تھا۔

"تم چلو اندر۔ میں اسے کرایہ دیتا ہوں۔" حارث نے اسے نرمی سے مخاطب کیا اور رکشے والے کو کرایہ دے کر جب وہ لاؤنج میں سے گزرا تو صوفے پر بیٹھی ہانیہ پر نگاہ پڑی۔

وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسائے ' سر جھکا کر جانے کس سوچ میں گم بیٹھی تھی۔ اسے حارث کی آمد کا احساس تک نہ ہوا تھا۔ حارث اپنے کمرے کی طرف جانا چاہتا تھا مگر کچھ سوچ کر وہ اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس لڑکی کو اس کی ماں اس کا جیون ساتھی بنانا چاہتی تھیں اور حارث کے انکار پر وہ یہ خواہش دوبارہ زبان پر نہ لائی تھیں مگر ان کی خاموش سی خفگی بھی حارث سے برداشت نہ ہو رہی تھی۔

"کیا اماں کی خواہش پوری کرنے کو وہ ہانیہ سے شادی پر راضی ہو سکتا ہے۔" اس نے ہانیہ پر اک نگاہ ڈالتے ہوئے خود سے پوچھا تھا۔

وہ خوب صورتی کے مروجہ پیمانے پر پوری اترتی تھی۔ دودھ ملائی سی رنگت ' ستواں ناک ' قدرتی گلابی ہونٹ ' متناسب سراپا۔ وہ واقعی بہت خوب صورت تھی۔ حارث نے فراخ دلی سے تسلیم کیا ' لیکن اس کی غیر متوازن شخصیت ' بلا کی زود رنج ' بھلکڑ اتنی کہ بنا پیسوں کے گھر سے نکل پڑی ' غیر حاضر دماغی کا یہ عالم کہ حارث اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا اس کا چہرہ تک رہا تھا اور ہانیہ کو اس کی موجودگی کا احساس تک نہ تھا۔ جانے کن سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی وہ۔

"تمہاری اسٹڈیز کیسی جا رہی ہیں ہانیہ!" حارث نے اسے مخاطب کیا۔ وہ جیسے ایک دم چونکی تھی۔

"جی حارث بھائی! آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟"

"تمہاری پڑھائی کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ کیسی جا رہی ہیں تمہاری اسٹڈیز۔" اس نے دوبارہ اپنا سوال دوہرایا تھا۔

"پڑھائی ٹھیک جا رہی ہے حارث بھائی! خالہ کو بلا دیں گھر پر ہی ہیں نا؟" عجلت میں اس کے سوال کا جواب دے کر اماں کے بارے میں پوچھا۔ حارث سخت بدمزا ہوا۔ مانا یہ لڑکی اس گھر میں صرف اپنی خالہ سے ملنے آئی تھی لیکن خالہ کے بیٹے نے اسے مخاطب کرنے کی غلطی کر ہی لی تھی تو ایک ' دو باتیں کرنے میں کوئی مضائقہ بھی نہ تھا۔

"تم بیٹھو ' میں اماں کو بھیجتا ہوں۔" سنجیدگی سے کہہ کر وہ اٹھ گیا تھا۔ سامنے سے ہی اماں بھی آ رہی تھیں۔ وہ انہیں ہانیہ کی آمد کا بتا کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں اماں اس کے کمرے میں آئی تھیں۔ بنا کچھ کہے انہوں نے ڈریسنگ ٹیبل پر دھرا ٹشو کا ڈبا اٹھایا تھا۔

"اگلے مہینے کے سامان میں چار ڈبے فالتو منگوا لیجیے گا۔ آپ کی بھانجی گھر کے سارے ٹشو استعمال کر سکتی ہے۔" اس نے اماں کو مخاطب کیا ' وہ کچھ نہ بولیں بس بیٹے پر تیکھی نگاہ ڈال کر ٹشو کا ڈبا لیے واپس پلٹ گئی تھیں۔

"جانے آج کیا ستم ٹوٹا ہے محترمہ کی ذات پر۔" اس نے استہزائیہ انداز میں سوچا تھا پھر سر جھٹک کر دوبارہ اپنے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا ' لیکن آج جانے کیوں کام پر توجہ مرتکز نہ ہو رہی تھی۔ طبیعت پر بھی عجیب کسل مندی سے طاری تھی۔ اماں تو اپنی

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھانجی کے پاس سے گھنٹہ بھر سے پہلے کیا ہی اٹھتیں' اس نے خود اپنے لیے چائے بنانے کی سوچی۔ لاؤنج میں اب اماں اور ہانیہ نہ تھیں۔ اماں شاید اسے اپنے کمرے میں لے گئی تھیں۔

حارث نے اپنے لیے کیتلی میں چائے چڑھائی تو جانے کیسے اخلاقیات اور مہمان داری کا تقاضا یاد آگیا۔ اماں اور ان کی بھانجی کے لیے بھی چائے بنالی۔ خود ٹرے میں سجا کر لے جانا تو اسے اچھا نہ لگا۔ اپنے مگ میں چائے ڈال کر وہ اماں کے کمرے کی طرف گیا۔ سوچا تھا انہیں کہہ دے کہ چائے بنی ہوئی ہے۔ کچن میں سے جا کر لے لیں' مگر اماں کو باآواز بلند پکارنے سے پہلے ہی وہ ٹھٹک کر رکا تھا۔ کمرے میں سے موصوفہ کی زور زور سے رونے کی آواز آرہی تھی اور اماں اسے چپ کروانے کی کوشش میں ناکام ہوئے جارہی تھیں۔

"حد ہوتی ہے۔ یہ لڑکی بھی بلاوجہ اماں کو پریشان کرتی ہے۔ کوئی معمولی سی بات ہوگی اور یوں رونا دھونا ڈال رکھا ہے۔" حارث کو ازحد کوفت ہوئی۔

"ہانیہ میری بچی! بتا تو سہی ہوا کیا ہے۔ کب سے روئے جارہی ہے۔ پہلے تو کبھی اتنا نہیں روئی۔ ہلکان کرلیا ہے خود کو' مجھے بتا تو سہی ہوا کیا ہے؟" اماں کی آواز نے حارث کو وہیں کھڑے رہنے پر مجبور کردیا۔ فطری تجسس آڑے آیا کہ محترمہ کیا جواب دیتی ہیں۔

"نازو بھابھی نے میرے لیے اپنے بھائی کا رشتہ دیا ہے خالہ!" بے تحاشا روتے ہوئے اس نے آخر بتا ہی ڈالا۔

"تو میری چندا! اس میں یوں رونے کی کیا بات ہے۔ اس عمر میں بچیوں کے رشتے آتے ہی ہیں۔" اماں نے اسے پچکارا تھا۔ حارث کے ہونٹوں پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ جو لڑکی رشتہ آنے پر ایسا واویلا مچارہی تھی۔ اس کی ذہنی حالت کے کیا ہی کہنے اور اماں ان محترمہ کو اس کے پلے باندھنا چاہ رہی تھیں۔

"آپ کو نہیں پتا خالہ! نازو بھابھی کا بھائی ایک نمبر کا لوفر اور آوارہ ہے۔ ویسے تو اس نے ایم بی اے کیا ہوا ہے۔ جاب بھی اچھی ہے' لیکن وہ بہت ہی لوز کریکٹر بندہ ہے اور نازو بھابی کو اپنے لفنگے بھائی کے لیے میں نظر آگئی۔ ان کے خاندان میں کوئی اس شخص کو لڑکی دینے کو تیار نہیں اور میرے بھائی آنکھوں دیکھی مکھی نگلنے کو تیار ہیں۔" وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"تجھے کس نے بتایا کہ وہ ایسا لڑکا ہے۔" اماں نے تحمل اور رسانیت سے دریافت کیا۔

"شہلا بھابھی اور چھوٹی بھابھی کی باتیں سنی تھیں۔ انہیں سب پتا ہے شہزاد کے متعلق۔ پتا تو توفیق بھائی کو بھی ہے' ظاہر ہے وہ ان کا سگا سالا ہے' لیکن ان کے منہ میں تو نازو بھابھی کی زبان ہے۔ افسوس مجھے شمس بھیا اور چھوٹے بھیا پر ہے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ شہزاد کس ٹائپ کا لڑکا ہے اور اس کی باتیں میں نے ان کی بیویوں کی زبانی ہی سنی ہیں تو پہلے تو دونوں بھابھیاں مکر گئیں' پھر چھوٹے بھیا بولے کہ شادی سے پہلے لڑکوں میں تھوڑی بہت ایسی ویسی عادتیں ہوتی ہی ہیں۔ شادی کے بعد سب سدھر جاتے ہیں۔ لڑکا پڑھا لکھا ہے۔ برسرروزگار بھی اور کیا گارنٹی ہے کہ کسی اور جگہ سے رشتہ آئے گا تو لڑکا بہت شریف اور سلجھا ہوگا۔ یہ تو نازو بھابھی کا بھائی ہے اس لیے اچھی بری عادتیں سامنے آگئیں اور شمس بھیا بولے کہ کیوں کہ نازو بھابھی ہمارے گھر کی بہو ہیں تو شہزاد کے گھر میری پوزیشن مستحکم ہوگی۔ وہ لوگ ہمارے دباؤ میں رہیں گے۔ آپ خود بتائیں خالہ کیا یہ معقول وجہ ہے میرا وہاں پر رشتہ کرنے کی اور نازو بھابھی جیسی خاتون بھی کسی کے دباؤ میں آسکتی ہیں۔ جیسی وہ ہیں ویسا ہی ان کا خاندان ہے۔ میں تو ان کے گھر میں جا کر جیتے جی مرجاؤں گی اور پھر وہ لفنگا شہزاد۔۔۔ اف! میں مرجاؤں گی خالہ! مگر اس سے شادی نہیں کروں گی۔"

رو رو کر ہانیہ کا گلا بیٹھ گیا تھا اور کمرے سے باہر کھڑے حارث کو اب اس کی باتیں اور رونا بچکانہ نہ لگ رہا تھا۔ جب کسی کی زندگی داؤ پر لگی ہو تو واویلا مچانا حق ہے۔ اس وقت اپنی کزن پر اسے ترس بھی آرہا تھا

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور دلی ہمدردی بھی محسوس ہو رہی تھی۔

"تم ایک بار توفیق سے بات تو کرو۔ وہ تمہارا بڑا بھائی ہے۔ تمہارے باپ کی جگہ پر ہے۔ تمہاری بات کیوں نہ سنے گا۔ وہ کبھی تمہاری مرضی کے بغیر تمہاری زندگی کا فیصلہ نہیں کرے گا۔" اماں بہت خوش فہم تھیں یا پھر انہیں بھا۔ بچے کی فطرت کا اندازہ ہی نہ تھا۔ ہانیہ انہیں بے بسی سے دیکھ کر رہ گئی۔

"چلو شاباش۔ یوں خود کو ہلکان مت کرو۔ یہ پانی پیو۔" اماں غالباً اسے پانی کا گلاس تھما رہی تھیں۔

"پرسوں شہزاد ہمارے گھر آیا تھا خالہ!" ہانیہ نے رندھی ہوئی آواز میں مزید کچھ بتانا چاہا۔

"اس کی بہن کا گھر ہے۔ آگیا ہوگا پھر کیا ہوا۔" اماں نے اس کی پوری بات سنی ہی نہ تھی۔

"ٹھیک ہے خالہ! اس کی بہن کا گھر ہے اور وہ پہلی بار نہیں آیا، آتا رہتا ہے اور میں ہر بار کوشش کرتی ہوں کہ اس کا سامنا نہ کروں۔ مجھے اس کی گندی نگاہوں سے اتنی الجھن ہوتی ہے کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔ پرسوں بھی میں اس کی شکل دیکھتے ہی کچن میں گھس گئی اور بیٹا ہے خالہ! تھوڑی دیر بعد وہ میرے پیچھے کچن میں ہی چلا آیا۔" وہ بتاتے بتاتے پھر بری طرح رو پڑی۔

"میں اسے اتنے قریب دیکھ کر گھبرا گئی۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ کو کچھ چاہیے تو بتائیں۔ کہنے لگا۔ تمہارا ساتھ چاہیے۔ میرا دماغ گھوم گیا خالہ! میں نے اس سے کہا کہ وہ شرافت سے باہر جاکر بیٹھے ورنہ میں آواز دے کر بھائی کو بلا لوں گی۔ وہ زور سے ہنسا پھر میری لٹ پکڑ کر کھینچی، کہنے لگا جانتا ہوں تم اڑی دکھا رہی ہو، لیکن یاد رکھو جتنا مرضی انکار کرو دلہن بن کر میرے ہی گھر آنا ہے پھر گن گن کر بدلے لوں گا، پھر وہ چلا گیا خالہ! مجھے لگا کہ میرے ماں باپ آج ہی مرے ہیں۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میں اپنے گھر میں نہیں بلکہ کسی گلی یا بازار میں کھڑی ہوں۔ بے سائبانی کا جو احساس مجھ پر حاوی ہو رہا تھا، میں چاہوں بھی تو آپ کو نہیں بتا سکتی۔"

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی اور کمرے سے باہر کھڑے حارث کی کنپٹیاں سلگنے لگی تھیں۔ اشتعال کی شدید لہر نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس لڑکی کا رونا دھونا اسے ہمیشہ بچکانہ لگتا تھا۔ اس کے آنسو آج برداشت سے باہر تھے۔ وہ اس کی سگی خالہ زاد تھی۔ کسی شخص کی یہ جرات کیسے ہوئی کہ وہ اسے اس کے گھر جاکر ہراساں کر آئے۔

حارث کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اس شہزاد کا جاکر منہ توڑ دے۔ وہ بھول گیا کہ وہ اماں کے کمرے کے باہر کیوں کھڑا ہے۔ وہ اماں کو کیا کہنے آیا تھا۔ اماں کو پکارے بغیر واپس پلٹ گیا۔

پتا نہیں ہانیہ کی واپسی کب ہوئی تھی۔ بہت دیر بعد اماں اسے کھانے کے لیے بلانے آئی تھیں۔ ہانیہ جا چکی تھی۔ کھانے کے دوران وہ منتظر رہا کہ اماں ہانیہ کے متعلق کوئی بات کریں گی۔ اس کے نگوڑ مارے بھائیوں اور کم بخت ماری بھابھیوں پر ضرور لعنت ملامت کریں گی، لیکن خلاف معمول اماں آج ہانیہ کے بارے میں ایک لفظ نہ بولی تھیں، لیکن ان کے چہرے پر چھایا اضطراب اور پریشانی حارث کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ پائی۔

"کیا بات ہے اماں! آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟" اس نے ماں کو کریدا۔ وہ جواب میں کچھ نہ بولیں، بس ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بیٹے پر شکوہ کناں سی نگاہ ڈالی۔

"اتنی ناراضی سے کیوں دیکھ رہی ہیں، کچھ تو بولیں۔" وہ جانے ماں کے لبوں سے کیا سننے کا متمنی تھا۔

"بولوں تو تب نا، میرے بولنے کا کچھ فائدہ ہو۔ کھانا کھاؤ بیٹا! کوئی بات نہیں ہے۔ نہیں ہوں میں پریشان۔" اماں دھیرے سے بولی تھیں۔

حارث چپ چاپ ماں کو تکنے لگا۔ شدید شرمندگی نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اماں اس کی ہٹ دھرمی سے واقف تھیں اسی لیے نہ صرف اپنی خواہش سے دست بردار ہو گئی تھیں بلکہ اب اسے

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہانیہ کے حالات بتانے سے بھی اسی لیے گریزاں تھیں کہ ان کی نگاہ میں یہ بے کار تھا۔

☆ ☆ ☆

دو دن اور دو راتیں اس نے مسلسل سوچا تھا۔ ہانیہ کو سوچتا تو ترس اور ہمدردی کے ملے جلے جذبات دل میں ابھرتے۔ اماں کی حکم عدولی اور اپنی ہٹ دھرمی یاد آتی تو شرمندگی کا احساس بیدار ہوتا۔ یہ طے تھا کہ اماں کا دل دکھا کر وہ خود بھی کبھی مطمئن اور خوش نہ رہ سکتا تھا۔ گزرے بہت سے دن اس حقیقت کا بین ثبوت تھے۔

ہانیہ اماں کا انتخاب تھی۔ اس کی شخصیت کچھ ناپختہ تھی، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ انسان میں بردباری اور سمجھ داری آہی جاتی ہے۔ جو کام کوئی اس سے زور زبردستی سے نہ کروا سکتا تھا۔ وہ بس خود بخود ہی ہوگیا۔ ہانیہ کے لیے دل قائل ہوگیا اور اس فیصلے پر دماغ مطمئن ہوگیا۔ اب اماں کو خوش کرنے کا مرحلہ باقی تھا۔

چھٹی والے دن افشاں آپا اور عینی آپا آئیں تو اس نے بہت معصوم سے انداز میں ماں بہنوں کو مخاطب کیا تھا۔

"آپ لوگوں نے ایک بار میری شادی کا ذکر کیا اور پھر یہ تذکرہ ہی بھول گئے۔ جانتے ہیں نا' میں کتنا شرمیلا ہوں۔ اس دن سے انتظار کررہا ہوں کہ دوبارہ یہ ذکر چھیڑیں تو میں اپنی پسند بتاؤں۔"

"مجھے پہلے ہی پتا تھا کہ یہ کسی لڑکی کے چکر میں ہے۔" عینی آپا کا صدمے سے برا حال تھا۔ شریف اور معصوم سا بھائی خود ہی کسی لڑکی کو پسند کرلے گا' کم از کم یہ بات ان کی برداشت سے باہر تھی۔

"تم اپنی پسند بتاؤ۔ ہم رشتہ لے جائیں گے۔" اماں نے پرسکون اور ہموار لہجے میں بیٹے کو مخاطب کیا۔

"جی۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ لوگ جلد از جلد وہاں رشتہ لے جائیں کیوں کہ اس لڑکی کا ایک پروپوزل آیا ہوا ہے میں ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کے گھر والے کسی اور کو ہاں کردیں۔"

"تمہارے آفس میں کام کرتی ہے نا؟" افشاں آپا نے یقین بھرے لہجے میں سوال کیا۔

"کب سے پسند کرتے ہو اسے اور اتنے دنوں سے یہ بات ہم سے کیوں چھپائی؟" اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی عینی آپا نے خفگی سے پوچھا تھا۔

"یہ سب سوال بے معنی ہیں۔ تم مجھے اس لڑکی کا نام پتا بتاؤ' میں کل ہی رشتہ لے جاؤں گی۔" اماں کا وہی ٹھنڈا ٹھار انداز تھا۔ حارث نے محبت سے مسکرا کر ماں کو دیکھا۔

"لڑکی کا نام پتا بتاؤں گا تو مجھے دو جوتے تو نہیں لگائیں گی۔" اماں جواب میں کچھ نہ بولی تھیں' بس حیرانی سے بیٹے کو دیکھا۔

"حیران مت ہوں اور کوئی غلط گمان بھی دل میں نہ لائیں۔ کسی ایسی ویسی لڑکی کے گھر نہیں بھیجوں گا آپ لوگوں کو' لڑکی بہت بھولی بھالی ہے' سیدھی سادی اور معصوم بھی۔ بس اسے بات بات پر رونا۔۔۔"

"میں تجھے واقعی دو جوتے لگاؤں گی حارث! سیدھی طرح لڑکی کا نام بتا۔" اماں نے اسے گھورا تھا۔

"آپ سب کی پیاری ہانیہ' اور کون۔" وہ مسکرایا۔

"اگر ہانیہ قبول ہے تو اس رز ڈرامے بازی کی کیا ضرورت تھی؟" افشاں آپا نے خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے اس کے شانے پر زوردار دھپ رسید کیا۔ وہ محض سر کھجا کر مسکرا دیا تھا۔

"اور تجھے کس نے بتایا کہ ہانیہ کا کوئی اور رشتہ آیا ہوا ہے؟" اماں کو اچانک اس کی ذرا دیر پہلے کی گئی بات یاد آئی۔

"کہیں تم نے اس روز ہانیہ کی باتیں تو نہیں سن لیں۔" اس کے جواب کا انتظار کیے بنا اماں نے ایک اور سوال داغا۔

"ہاں' لیکن ایسا غیر ارادی طور پر ہوا۔ میں تو آپ دونوں سے چائے کا پوچھنے گیا تھا۔" حارث نے جھٹ وضاحت دی۔ اماں کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہوگئی تھیں۔

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کہیں ایسا تو نہیں حارث کہ تو ہانیہ پر ترس کھا کر اس سے شادی پر راضی ہوا ہے۔" اماں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اُفوہ اماں! اب آپ بال کی کھال تو مت اتاریں۔ آپ کی تسلی کے لیے بتا رہا ہوں کہ یہ فیصلہ میں نے اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور دل و دماغ کی آمادگی کے ساتھ کیا ہے۔" اس نے ماں کے ہاتھ تھام کر انہیں یقین دلایا تھا۔ اماں کی آنکھیں جھلملا گئیں۔ انہوں نے بے ساختہ بیٹے کی پیشانی چوم لی۔

"اللہ تجھے سدا خوش رکھے میرے بچے۔"

"آمین' آمین۔ اب باقی باتیں بعد پر اٹھا رکھیں اور چلیں ہانیہ کے گھر۔" عینی آپا تو فوراً" اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔

"ہاں تو اور کیا۔ آج ہم دونوں بہنیں اتفاق سے اکٹھی آئی ہیں تو بس پھر چلے چلتے ہیں ہانیہ کے گھر۔ نیک کام میں دیر کیسی۔ چلیں اماں اٹھیں۔" افشاں آپا بھی بہن کی تقلید میں اٹھ کھڑی ہوئیں۔ بہنوں کی اس درجہ عجلت پر حارث کو ہنسی آگئی۔

"بس اپنا بعد میں۔ پہلے مٹھائی کا ڈبا اور کچھ پھل لا دو۔ خالی ہاتھ رشتہ مانگنے تھوڑی جائیں گے۔" اماں کی خوشی کا عجب ہی عالم تھا۔

"جو حکم جناب کا۔" وہ ہنستے ہوئے اٹھ گیا۔

اور پھر سارے مرحلے گویا پلک جھپکتے میں طے ہوئے۔ ہانیہ کے بھائیوں نے خالہ زاد بھائی کو شرف قبولیت بخش دی تھی۔ شروع میں توفیق بھائی نے کچھ ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تھا اور وہ یہ یقیناً" نازو بھابھی کی آنکھوں کے اشارے پر کر رہے تھے' لیکن اماں نے بنا کسی لحاظ کے ان کی طبیعت صاف کر دی۔

"تم بار بار اپنے سالے کے رشتے کا جو حوالہ دے رہے ہو' ذرا بتاؤ۔ وہ میرے حارث کے پاسنگ بھی ہے۔ اس کے کرتوتوں کی وجہ سے چار جگہ تو اس کی منگنیاں ٹوٹی ہیں۔ کچھ تو خوف خدا کرو توفیق! بڑا بھائی تو باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ صرف اپنی بیوی کی باتوں میں آکر جانے بوجھتے ہانیہ کے ساتھ یہ ظلم کر رہے ہو اور میں یہ سب کچھ حارث کی ماں ہونے کے ناتے نہیں کہہ رہی۔ بھلے سے تم ہمیں ہانیہ کا رشتہ نہ دو' لیکن میں شہزاد سے بھی ہانیہ کی شادی نہیں ہونے دوں گی۔ ہانیہ کی ماں زندہ نہیں تو کیا ہوا' اس کی خالہ ابھی زندہ ہے' میرے ہوتے ہوئے کوئی اس کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتا۔"

اماں کا جذباتی پن عروج پر تھا۔

"کیسی باتیں کرتی ہیں آپ خالہ جان! ہمیں ہانیہ کے لیے حارث سے اچھا لڑکا اور کہاں سے ملے گا۔ جب تک کوئی اور رشتہ نہیں تھا ہم شہزاد کے پرپوزل پر غور کر رہے تھے' لیکن کوئی حتمی فیصلہ تو نہیں کیا تھا نا۔ آپ بالکل مناسب وقت پر آگئیں۔ ہمیں یہ رشتہ بخوشی قبول ہے۔"

ہانیہ کے چھوٹے بھیا نے انہیں مخاطب کیا تھا۔ شمس بھیا نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔ توفیق بھی کچھ شرمندہ سے نظر آئے اور جب نازو بھابھی نے تیکھے تیوروں سے "لیکن" کہہ کر کچھ بات کرنے کی کوشش کی تو انہیں چپ کروانے کا فریضہ ان کے میاں نے ہی انجام دیا۔

"تم خاموش رہو نازو! جب ہم تینوں بھائیوں نے فیصلہ کر لیا ہے تو تمہارے بولنے کی کوئی گنجائش نہیں۔" اور نازو بھابھی واقعی ایک منٹ میں خاموش ہو گئیں۔

"اگلے مہینے ہانیہ کے فائنل پیپرز ہیں خالہ! اس کے بعد آپ لوگ کوئی بھی مناسب تاریخ رکھ کر اسے رخصت کروا کر لے جائیں۔"

توفیق کے الفاظ سے اماں پر شادی مرگ طاری ہو گئی تھی اور ٹھیک دو ماہ بیس دن بعد وہ ہانیہ کو حارث کے سنگ رخصت کروا کر لے آئی تھیں۔

☼ ☼ ☼

ہانیہ کا گھبرایا' بوکھلایا سا روپ حارث کے لیے نیا نہیں تھا۔ لیکن گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ کے ساتھ آج اس کا شرمایا' شرمایا سا روپ اتنا انوکھا اور دلکش لگ رہا

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا کہ حارث کا اس پر سے نگاہیں ہٹانے کو دل نہ چاہ رہا تھا۔ شاید وہ مشہور زمانہ محبت جو نکاح کے دو بولوں کے ساتھ مشروط ہوتی ہے' وہ اس کے دل میں بھی جنم لے چکی تھی۔ لیکن فی الوقت وہ محبت اور وارفتگی کا اظہار کر کے ہانیہ کی بوکھلاہٹ میں مزید اضافہ نہ کرنا چاہتا تھا۔

حارث چاہتا تھا کہ سب سے پہلے ان دونوں کے درمیان اپنائیت اور دوستی کا رشتہ استوار ہو۔ وہ ہانیہ کی غیر ضروری جھجک اور بوکھلاہٹ ختم کرنا چاہتا تھا اور اپنی اس کوشش میں وہ کامیاب رہا تھا۔ اس کے دوستانہ رویے سے ہانیہ کی جھجک میں خاطر خواہ کمی ہوئی تھی' بلکہ شادی کے بعد ایک دن ہانیہ نے مسکراتے ہوئے اس بات کا اعتراف بھی کیا تھا۔

"مجھے ہرگز اندازہ نہ تھا کہ آپ اتنے فرینڈلی اور ہنس مکھ ہوں گے۔ پہلے تو آپ مجھے بہت خشک مزاج اور سنجیدہ ٹائپ بندے لگتے تھے' لیکن آپ تو بہت سوفٹ نیچر کے مالک ہیں۔"

"مجھے بھی ہرگز اندازہ نہ تھا کہ تم مسکرا کر بات کرتے ہوئے اتنی پیاری اور من موہنی لگو گی۔ پہلے تو ہمیشہ تمہیں رونے پر کمربستہ دیکھا تھا۔" حارث اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اور وہ پیاری سی لڑکی اس ذرا سی بات پر ہی بری طرح شرما گئی تھی۔

"اچھا مجھے بتا دیں کہ کل آفس کے لیے آپ کے کون سے کپڑے پریس کروں' پھر شام کے کھانے کی تیاری کروں گی۔" حارث کی جذبے لٹاتی نگاہوں کے سامنے بیٹھنا ہانیہ کے لیے آسان نہ تھا۔ اس نے جھٹ موضوع بدلا تھا۔

حارث مسکراتے ہوئے اٹھا اور وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا۔ ہانیہ ایک ذمہ دار بیوی اور بہو بننے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ حارث کو اس کی ایسی کوششوں پر ہنسی بھی آتی اور پیار بھی۔

گھریلو کام کاج میں وہ خاصی اناڑی تھی۔ بھابھیاں اس سے اوپر نیچے کے تو درجنوں کام کروا لیتی تھیں۔ لیکن کریڈٹ لینے والے ذمہ داری کے کام کبھی اس کے سپرد نہ کرتیں اور کوکنگ تو اس سے کبھی نہ کروائی

تھیں۔ اب شادی کے بعد اماں اسے دھیرے دھیرے گھر کے کام سکھا رہی تھیں۔ وہ بہت دل جمعی اور شوق سے اماں کے ساتھ کچن کے کاموں میں حصہ لیتی تھی۔

آج اماں کسی رشتہ دار کی عیادت کرنے گئی تھیں۔ پہلی بار کھانا تیار کرنے کی ذمہ داری صرف اور صرف ہانیہ کے کندھوں پر تھی۔

"بتائیں نا حارث! کیا بناؤں کھانے میں مجھے تو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آرہا۔" مسئلہ اتنا بڑا نہ تھا لیکن وہ کافی پریشان لگ رہی تھی۔

"اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہو۔ دو تین پیاز کاٹو۔ اس میں دو تین انڈے پھینٹ لو اور مزیدار سا آملیٹ بنا لو۔ روٹی میں بازار سے لے آؤں گا۔" حارث نے مسئلے کا فوری حل نکالا تھا۔

"آپ سے تو مشورہ مانگنا بھی فضول ہے۔" وہ ذرا خفا ہوئی اور حارث کو اس کا یہ خفگی بھرا انداز بھی بہت بھلا لگا تھا۔

"کیا کہیں گی خالہ جان پہلی بار مجھ اکیلی کو کچھ بنانا پڑا' تو آملیٹ بنا کر کام چلا لیا۔ کوئی ڈھنگ کی چیز بتائیں حارث!" وہ اپنے مسئلے میں ہی الجھی ہوئی تھی۔

"اچھا یہ بات ہے۔" حارث کو جیسے بات سمجھ میں آگئی تھی۔ اس نے سر ہلایا۔

"پھر یوں کرو چکن بریانی بنا لو۔ چکن فریزر میں ہوگا ورنہ بتاؤ میں مارکیٹ سے لا دیتا ہوں۔"

"چکن بریانی۔" ہانیہ نے تھوک نگلا۔ ہانیہ جیسی نو آموز کک کو بریانی کا نام سنتے ہی پسینہ آگیا تھا۔

"پیکٹ والی بنا لو یار! ترکیب اس پر لکھی ہوگی۔" حارث اس کی شکل دیکھ کر مسئلہ پا گیا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے' بنا لوں گی۔ ایسی مشکل بھی نہیں۔" اس نے جیسے خود کو تسلی دی۔ حارث نے بہت مشکل سے مسکراہٹ ضبط کی تھی اور پھر اس نے واقعی چکن بریانی بنا لی تھی۔ اماں جب گھر آئیں تو کھانا بالکل تیار تھا۔

"خوشبو بتا رہی ہے کہ بریانی بنی ہے چلو بیٹا! جلدی

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے دسترخوان لگاؤ۔ بہت بھوک لگی ہے۔ میں ہاتھ منہ دھوکر آتی ہوں۔" اماں نے چادر اتار کر تہ کی۔

"جی خالہ جان! میں بس دسترخوان لگا ہی رہی ہوں۔" ہانیہ نے مستعدی سے جواب دیا تھا اور بہترین خوشبو والی بریانی جب دسترخوان پر رکھی گئی تو اماں اور حارث نے پہلی نگاہ بریانی پر ڈالی اور دوسری ہانیہ کے چہرے پر۔

"چاول کھلے کھلے نہیں رہے۔" ڈش میں نکالے گئے چاول واقعی آپس میں گتھم گتھا لگ رہے تھے۔ یہ بریانی سے زیادہ کھچڑی لگ رہی تھی۔ ہانیہ نے ڈھیرے سے بریانی کی پہلی برائی خود ہی گنوادی۔

"کھلے کھلے نہیں ہیں تو کوئی خاص مرجھائے ہوئے بھی نہیں ہیں۔ اور ذائقہ تو زبردست ہے۔" حارث نے پہلا نوالہ لے کر اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہی تھی' اور اتنی سی بات سن کر ہی ہانیہ کے چہرے پر رونق آگئی۔

"تعریف میں مبالغے سے کام مت لو حارث! ورنہ ہانیہ کی کوکنگ میں مزید بہتری نہیں آئے گی۔" اماں بیٹے کو ٹوکے بنا نہ رہ پائیں۔ حارث کو ہرگز اندازہ نہ تھا' کہ اماں اچانک یوں بول پڑیں گی۔ وہ واقعی چند لمحوں کے لیے خاموش سا ہو گیا۔

"بریانی کی خوشبو واقعی اچھی ہے بیٹا! لیکن اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں۔ کمال پیکٹ کے مسالے کا ہے۔ چاول بوائل کرتے وقت تمہیں معمولی سی کسر رکھنی چاہیے تھی۔ وہ کسر دم لگنے کے وقت برابر ہو جاتی۔ تم نے چاول زیادہ ابال لیے اس لیے تہہ لگانے کے بعد دم پر چاول کھل کر ٹوٹ گئے۔ پہلی بار بنائی ہے' ایسا ہو جاتا ہے۔ اگلی بار اس چیز کا دھیان رکھنا۔" اماں نے اسے نرمی سے ہی مخاطب کیا تھا' لیکن وہ بری طرح شرمندہ ہو گئی تھی۔

"آئندہ خیال رکھوں گی خالہ جان!" اس نے مرے مرے لہجے میں یقین دلایا۔ حارث بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے میں مصروف تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ اس کی حساس طبیعت بیوی اس وقت ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہی ہے۔ آنسو اس کی آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب ہوئے جا رہے تھے۔

"اچھا اماں! یہ بتائیں نسرین باجی کے شوہر کی طبیعت اب کیسی ہے۔ اسپتال سے کب ڈسچارج کیا انہیں۔" اس نے گفتگو کا موضوع بدلا تھا۔ اماں مریض کی طبیعت کا احوال دینے لگیں۔ ہانیہ نے اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر خود پر قابو پایا اور جس وقت وہ برتن سمیٹ کر کچن میں گئی تو حارث ماں کو جتائے بغیر نہ رہ پایا۔

"کیا تھا جو آپ دو بول تعریف کے بول دیتیں۔ اتنا چھوٹا سا تو دل ہے اس کا۔" ماں نے بغور بیٹے کو دیکھا' پھر ان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"وہ میری بھانجی ہے۔ ماں اس کی بچپن میں ہی رخصت ہو گئی۔ اب اسے طریقہ' سلیقہ سکھانا میری ذمہ داری ہے۔ ویسے اپنی بھانجی کی حمایت میں تمہارا بولنا مجھے اچھا لگا ہے۔" اماں نے مسکرا کر اسے مخاطب کیا۔

"آپ کی بھانجی اتفاق سے میری بیوی بھی ہے۔" ماں کے انداز پر اسے ہنسی آگئی تھی۔ اماں بھی محظوظ انداز میں مسکرادیں۔

اماں واقعی اپنی بھانجی کو جی جان سے چاہتی تھیں۔ لیکن اسے طریقہ سلیقہ سکھانے کی کوشش میں معمولی سا سمجھوتا بھی نہ کرتی تھیں۔ جہاں غلطی ہوتی' برملا ٹوک دیتیں۔ ایسے میں حارث بغور ہانیہ کے تاثرات دیکھتا۔ خجالت اور خفت سے اس کا برا حال ہو رہا ہوتا۔ حارث کو لگتا کہ وہ اب روئی کہ تب' لیکن بہت جتن کر کے وہ اپنے آنسو کنٹرول کر ہی لیتی۔ اپنی حساس طبیعت بیوی کے یہ بن روئے آنسو حارث کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوتے۔

وہ جانتا تھا کہ شادی سے پہلے ہانیہ اماں کے پاس محض اس لیے آتی تھی کہ اپنے گھر والوں کے خلاف جو چھوٹے چھوٹے شکوے شکایت اس کے دل میں جمع ہوتے' وہ انہیں اماں کو سنا کر اپنے دل کا غبار نکال لیتی تھی۔ شادی کے بعد رونے کے لیے اسے اماں کا کندھا

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میسر نہ تھا کیونکہ اکثر و بیشتر اسے اماں کی باتوں پر ہی رونا آتا تھا۔ اگرچہ اس نے کبھی حارث سے اس بارے میں ایک لفظ تک نہ کہا تھا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات اس کے دل کا حال بتا جاتے۔

"تھوڑی سی تو رعایت دے دیا کریں۔ آخر بھانجی ہے آپ کی۔ آہستہ آہستہ سارے کام سیکھ ہی جائے گی۔"

اس روز بھی جانے ہانیہ سے کیا گڑبڑ ہوئی تھی کہ اماں نے اسے پورے آدھے گھنٹے کا لیکچر دے ڈالا۔ وہ جی خالہ، جی خالہ کرتی رہی تھی اور جب وہ منظر سے ہٹی تو حارث نے اماں سے "ہاتھ ہولا" رکھنے کی استدعا کی تھی۔

"آہستہ آہستہ نہیں۔ ماشاءاللہ ہانیہ نے گھر کے کام بہت جلدی سیکھ لیے ہیں۔ جو تھوڑی بہت کسر ہے، وہ بھی دور ہو جائے گی۔ میں ہوں نا اس کی رہنمائی کے لیے۔" اماں نے کمال اطمینان سے جواب دیا۔

کوئی اور ماں ہوتی تو بیوی کی حمایت پر بیٹے اور بہو سے بدظن ہو جاتی لیکن اماں کو تو حارث کی باتیں سن کر خوب ہی لطف آیا تھا۔ اگلے روز عینی آپا آئیں تو انہیں بھی مسکرا مسکرا کر حارث کی باتیں بتاتی رہیں۔

"کہاں شادی کرنے پر راضی نہ ہوتا تھا۔ کہتا تھا، روتی بسورتی لڑکی کو آپ میرے پلے باندھنا چاہ رہی ہیں اور اب ایسی کایا پلٹی ہے صاحبزادے کی کہ ہانیہ کو کچھ سمجھانے بھی لگوں تو اس سے برداشت نہیں ہوتا۔"

اماں بھانجی کے لیے بیٹے کی محبت دیکھ کر نہال ہوئے جا رہی تھیں۔ حارث ہانیہ کے سنگ خوش تھا۔ اس سے محبت کرنے لگا تھا۔ اپنے انتخاب پر اماں مطمئن اور مسرور تھیں۔ یہ خوشی اس وقت بھی ان کے لہجے سے چھلک رہی تھی۔

"تو میں آپ سے یہ ہی تو کہتی تھی کہ ایک بار ہانیہ کو گھر آ لینے دیں۔ اس کا جادو آپ کے بیٹے کے سر چڑھ کر بولے گا۔ آپ کو خواہ مخواہ خدشے ستاتے تھے کہ حارث صرف آپ کی ناراضی کے خوف سے اس رشتے پر راضی ہوا ہے۔ کبھی کہتی تھیں، ہانیہ پر ترس کھا کر رضامندی دی ہے۔ جانے شادی کے بعد خوش رہ پائے گا یا نہیں۔ میں اور انشاں دونوں ہی آپ کو سمجھاتے تھے کہ سارے خدشے ذہن سے جھٹک ڈالیں۔ ہانیہ ماشاءاللہ ایسی پیاری اور من موہنی لڑکی ہے کہ حارث کے دل پر راج کرے گی اور دیکھ لیں، کتنی جلدی ہماری پیش گوئی پوری ہوئی۔" عینی آپا مسکراتے ہوئے اماں سے مخاطب تھیں۔

"ہاں' اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ میرا انتخاب درست ثابت ہوا۔ میری ہانیہ کے آنے سے تو گھر میں اجالا سا بکھر گیا ہے۔" اماں کے لہجے میں ہانیہ کے لیے بے تحاشا پیار امڈ آیا تھا۔

"ایک منٹ اماں! کیا خیال ہے میں ہانیہ کو بھی بلا لوں۔ محبت کے غائبانہ اظہار کے بجائے یہ تعریفیں اس کے منہ پر کر ڈالیں۔ خوش ہو جائے گی وہ بھی۔" حارث نے مسکرا کر اماں کو مخاطب کیا۔

"یہ لڑکا تو باؤلوں جیسی باتیں کرنے لگا ہے۔ سمجھتا ہے، میں ہانیہ کے منہ پر اس کی تعریف نہیں کرتی۔" اماں اس بار تھوڑی سی خفا ہو گئی تھیں۔

"ہانیہ کی تعریف اماں کیوں کریں۔ اب یہ ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔" عینی آپا نے شرارت سے اس کا کان کھینچا تھا۔

وہ ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔ انہیں کیا بتاتا کہ وہ تو یہ ذمہ داری بخوشی نبھانے کو تیار تھا لیکن اس کی شادی تو چھوئی موئی کے پودے سے ہوئی تھی۔ جب ذرا سا رومانٹک ہونے لگتا زوجہ محترمہ پر شرم اور گھبراہٹ طاری ہونے لگتی۔ وہ بلاشبہ چند ہی دنوں میں ہانیہ سے بے تحاشا محبت کرنے لگا تھا لیکن محبت کی یہ شدتیں ہانیہ پر عیاں کرنے کے بجائے فی الحال تو وہ اس سے دوستانہ اور بے تکلفانہ تعلق قائم کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ حارث کی خواہش تھی کہ ہانیہ یہ حقیقت تسلیم کرے کہ حارث صرف اس کا شوہر ہی نہیں بلکہ قابل اعتبار اور مخلص دوست بھی ہے۔ وہ ہر بات حارث سے بلاجھجک کہہ ڈالے لیکن شاید ہانیہ

Copied From Web

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ابھی اسے یہ رتبہ دینے پر تیار نہ تھی۔
وہ کئی دنوں سے نوٹ کر رہا تھا کہ ہانیہ بہت چپ چپ اور کھوئی کھوئی سی ہے۔ حارث جانتا تھا کہ اس گھر میں اسے کوئی بڑا مسئلہ نہ تھا لیکن چھوٹی چھوٹی بے شمار باتیں اکٹھی ہو کر اسے پریشان کر رہی تھیں اور اصل مسئلہ ہی یہ تھا کہ وہ یہ باتیں کسی سے نہ کہتی تھی۔
اماں گھر کے کاموں میں اس کی چھوٹی سی کی جانے والی غلطی نظر انداز کرنے پر تیار نہ تھیں۔ اس روز بھی ہانیہ دودھ کی پتیلی چولہے پر رکھ کر بھول گئی۔ بھول چوک انسان سے ہی ہوتی ہے مگر اماں نے اسے پندرہ منٹ کا لیکچر دے ڈالا تھا۔
"رزق کی قدر کرنی چاہیے بیٹا! کل تم گوشت کی ہانڈی چولہے پر رکھ کر بھول گئیں۔ آج سیر بھر دودھ ابال دیا۔ اور میں دیکھ رہی ہوں کہ آج کل تم کچھ الجھی الجھی اور پریشان ہو کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ ہانیہ۔" ایک لمبے سے لیکچر کے اختتام پر اماں نے قدرے نرم لہجے میں استفسار کیا تھا۔
"کوئی مسئلہ نہیں ہے خالہ جان!" ہانیہ نے پلکیں جھپک جھپک کر آنسو چھلکنے سے روکے تھے۔
حارث بس اسے دیکھ کر ہی رہ گیا۔ اس لمحے اسے کتنا ترس آیا تھا ہانیہ پر۔ سب کچھ کہہ سنا کر اماں اسے پوچھ رہی تھیں کہ مسئلہ کیا ہے۔ کیا اماں کو اندازہ نہ تھا کہ وہ کتنی زود رنج اور حساس ہے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو لانے کے لیے تو کوئی معمولی بہانہ ہی درکار ہوتا تھا اور یہاں اماں صبح شام کسی نہ کسی بات پر اسے لائن حاضر کیے رکھتیں۔ بے شک اماں کی نیت بری نہ تھی۔ وہ اسے مکمل گرہستن کے روپ میں دیکھنے کی متمنی تھیں لیکن انہیں اپنی عزیز از جان بھانجی کی حساس طبیعت کو تو پیش نظر رکھنا چاہیے تھا نا۔ پر یہ بات اماں کو کون سمجھاتا۔
ہاں یہ بات ہانیہ کو سمجھائی جا سکتی تھی اور حارث یہ ہی چاہ رہا تھا کہ کوئی مناسب موقع میسر آئے تو وہ ہانیہ کو بہت پیار اور رسانیت سے اس حقیقت سے آگاہ کر دے کہ وہ ہانیہ کی دلی کیفیات سے بخوبی آگاہ ہے۔
اس کی خواہش ہے کہ ہانیہ اسے صرف اماں کا بیٹا نہ سمجھے بلکہ اپنا شوہر اور اپنا قابل اعتماد دوست بھی سمجھے۔ شادی کے بعد آنسو بہانے کے لیے اسے خالہ کا کندھا میسر نہیں تو کیا ہوا خالہ کا بیٹا تو ہے' جو اب اس کا شریک حیات ہے۔

☆ ☆ ☆

اماں عینی آپا کے سسر کی عیادت کو گئی تھیں۔ انہوں نے حارث کو آفس فون کر کے گھر جلد آنے کی تاکید کی۔
اس نے جلد از جلد آفس کے کام نمٹائے تھے پھر باس سے چھٹی لے کر گھر کی راہ لی۔ ہانیہ کچن میں مصروف تھی۔ حسب توقع وہ حارث کو دیکھ کر حیران ہوئی۔
"آج آپ اتنی جلدی آگئے۔ خیریت تو ہے؟" اس نے استفسار کیا۔
"اماں نے فون کر کے کہا تھا میری بہو گھر پر اکیلی بور ہو رہی ہے' فوراً" اس کے پاس پہنچو۔ میں نے حکم کی فوری تعمیل کی اور دوڑا چلا آیا۔"
حارث نے شگفتگی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ہانیہ بھی مسکرا دی تھی لیکن اس کی آنکھوں نے اس مسکراہٹ کا ساتھ نہ دیا تھا۔ حارث کو آج بھی وہ بہت بجھی بجھی اور پژمردہ لگی تھی۔
"تم جلدی جلدی اپنے کچن کے کام سمیٹو اور بیڈ روم میں آؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"
حارث اسے نرمی سے مخاطب کرتا کچن سے چلا گیا۔ پندرہ بیس منٹ بعد وہ چائے کا کپ لیے بیڈ روم میں آئی تھی۔
"یہ لیجیے چائے۔ بسکٹ ختم ہو گئے۔ آج خالی چائے پر گزارا کرنا پڑے گا۔" وہ چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر پھر جانے کے لیے مڑی تھی۔
"تم کہاں جا رہی ہو۔ یہاں آؤ بیٹھو میرے پاس۔" حارث نے اسے پکارا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"سنک برتنوں سے بھرا پڑا ہے حارث! برتن دھونے جارہی ہوں آپ کو کچھ اور چاہیے تو بتائیں۔ نمکو لادوں؟" اس نے عجلت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

"مجھے تمہارا کچھ وقت چاہیے۔ عنایت کروگی۔"

حارث اس بار قدرے خفا ہوا تھا۔ ہانیہ اس کے انداز پر حیران تو ہوئی تھی مگر خاموشی سے بیڈ کے سرے پر ٹک گئی۔ حارث چند لمحوں تک اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔

"تم جانتی ہو' مجھ سے شادی کرنے کا تمہیں سب سے بڑا نقصان کیا ہوا ہے؟" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد حارث نے استفسار کیا تھا۔ وہ تو پہلے ہی اس کے انداز پر حیران ہو رہی تھی یہ بات سن کر مزید حیران ہو گئی۔

"آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں حارث؟" اس نے حیران نگاہیں حارث پر گاڑ کر پوچھا تھا۔

"شادی سے پہلے تم اپنا ہر دکھ سکھ یہاں اماں سے آکر کہہ دیا کرتی تھیں۔ شادی کے نتیجے میں بھانجی' خالہ کا رشتہ ختم ہو گیا اور ساس بہو کا رشتہ استوار ہو گیا۔ اور یہ اس شادی کا سب سے بڑا نقصان ہے۔" حارث نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔

"آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں خالہ کی بھانجی نہیں رہی بلکہ ___ بہو بن گئی۔"

"نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ میں تمہیں بالکل دوش نہیں دے رہا۔ میرا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ تمہیں ایسا لگنے لگا ہے کہ اماں اب تمہاری خالہ نہیں بلکہ صرف ایک ساس بن کر رہ گئی ہیں۔" حارث نے وضاحت دی۔

"پتا نہیں آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔" ہانیہ نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئی تھیں۔

"آج ان آنسوؤں کو بہنے سے مت روکو ہانیہ! اپنے جی کا سارا بوجھ میرے سامنے ہلکا کرلو۔ بنا جھجکے تم اپنی ہر فیلنگ مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔ بلیو می! میں اماں کو کچھ نہ بتاؤں گا۔" بات کے آخر میں وہ مسکرایا تھا۔

"خالہ کا یہاں کیا ذکر؟" ہانیہ کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی۔

"خالہ کا ذکر کیے بنا جی کا بوجھ کیسے ہلکا ہوگا ڈیئر وائف!" حارث اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل تک گیا تھا۔ ٹشو کا ڈبا اٹھا کر ہانیہ کے پاس رکھا اور پھر اس کے بالکل برابر میں بیٹھ گیا۔

"میں مانتا ہوں ہانیہ! اماں تمہارے ساتھ اکثر زیادتی کر جاتی ہیں۔ تم گھر کے کاموں میں ابھی پوری طرح ایکسپرٹ نہیں ہوئیں۔ آہستہ آہستہ تم سب کاموں میں ماہر ہو جاؤ گی لیکن اماں فی الحال تمہاری معمولی سی غلطی بھی نظرانداز کرنے پر تیار نہیں ہوتیں۔ تم یقیناً" ان کے اس رویے پر ڈس ہارٹ ہو جاتی ہو۔ میں بہت بار اماں کو سمجھا چکا ہوں 'لیکن اماں تمہیں بہو سمجھتیں تو کچھ رعایت دیتی نا۔ وہ تو روز اول سے تمہیں بیٹی سمجھتی ہیں۔ وہ بیٹی جس کی اپنی ماں اس کے بچپن میں اللہ کو پیاری ہو گئی اور اب اسے طریقہ' سلیقہ سکھانے کی ساری ذمہ داری ان کے کندھوں پر عائد ہو گئی۔ یقین کرو ہانیہ! اماں تم سے بے تحاشا محبت کرتی ہیں۔ وہ تمہاری پیٹھ پیچھے تمہاری بہت تعریفیں بھی کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ تمہارے آنے سے گھر میں ___"

وہ بات کرتے کرتے رکا تھا۔ یک دم خیال آیا تھا کہ یہ وقت اماں کی صفائیاں پیش کرنے کا نہیں ہے۔ ان باتوں کے بعد تو شاید ہانیہ شرمندگی کے مارے اماں کے خلاف ایک لفظ بھی نہ بول سکتی جبکہ حارث چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل میں جمع چھوٹی سے چھوٹی شکایت' ہر طرح کے شکوے کا کھل کر اظہار کر دے۔ یہ سمجھانے کا نہیں' سننے کا موقع تھا۔ واحد طریقہ جس سے ہانیہ کے جی کا بوجھ ہلکا ہو سکتا تھا۔

"تمہیں پتا ہے عینی آپا اور افشاں آپا جب بھی میکے آتی ہیں' اماں کے سامنے اپنے سسرال والوں کی ڈھیروں ڈھیر برائیاں کر کے اپنے جی کا بوجھ ہلکا کر کے واپس اپنے گھر کی راہ لیتی ہیں۔ چھوٹے بڑے مسئلے ہر

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گھر میں ہوتے ہیں ہانیہ! بدقسمتی سے تمہارے میکے میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے سامنے تم اپنے جی کا بوجھ ہلکا کر سکو۔ چھوٹی چھوٹی باتیں جمع ہو کر تمہارے اندر کی گھٹن کو بہت بڑھا دیں گی۔ میں چاہتا ہوں تم مجھ پر مکمل اعتبار کرو۔ بھول جاؤ میں اماں کا بیٹا ہوں۔ اماں سے یا عینی آپا وغیرہ سے جو بھی شکایت ہو' تم بلا جھجک مجھ سے ہر طرح کی بات کر سکتی ہو۔ ہاں آئندہ میں تمہاری آنکھوں میں گلابی ڈورے نہ دیکھوں۔ جانے چھپ چھپ کر کہاں روتی ہو اور کتنا روتی ہو۔ آئندہ صرف میرے کندھے پر سر رکھ کر آنسو بہانے ہیں۔ آئی سمجھ میں بات۔"

حارث نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اوپر کی۔ ہانیہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو رہا تھا۔ حارث نے بہت پیار سے اس کے آنسو پونچھے تھے۔

"خالہ جان سے مجھے ہرگز کوئی شکایت نہیں۔ میں انہیں خالہ کہہ کر مخاطب تو کرتی ہوں لیکن میں انہیں اپنی ماں ہی سمجھتی ہوں۔ پتا نہیں آپ اتنی دیر سے مجھے کیا سمجھا رہے ہیں۔ میرے پلے ایک لفظ نہیں پڑا۔ اگر میں چھپ چھپ کر روتی ہوں تو اس کی وجہ خالہ جان نہیں' آپ ہیں حارث! صرف اور صرف آپ۔" وہ پھر بری طرح رو پڑی تھی۔

"میں؟" حارث کو تو جیسے کرنٹ سا لگا تھا۔ اس نے بے یقینی سے زوجہ محترمہ کو دیکھا۔

"جب مجھے پسند نہیں کرتے تھے تو خالہ جان کے دباؤ میں آ کر شادی کی ہامی کیوں بھری۔ کیوں جوڑا ایک ان چاہا رشتہ؟" وہ روتے روتے پوچھ رہی تھی۔

"تم سے کس نے کہا یہ سب؟" حارث سٹپٹا گیا تھا۔

"میں نے خود سنی تھیں اس روز آپ لوگوں کی باتیں۔ عینی آپا کہہ رہی تھیں کہ آپ نے محض خالہ جان کی ناراضی کے خوف سے یہ رشتہ جوڑا تھا۔ خالہ جان اور عینی آپا خوش ہو رہے تھے کہ ان کا انتخاب درست ثابت ہوا اور آپ میرے سنگ خوش ہیں۔ جبکہ میں تو اس دن سے شاک کی حالت میں ہوں۔

میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آپ کسی دباؤ میں آ کر مجھ سے شادی پر راضی ہوئے ہیں۔ حالانکہ مجھے یہ بات بہت پہلے سمجھ لینی چاہیے تھی۔ آپ پہلے دن سے میرے ساتھ دوستانہ تعلق استوار کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ دوستی دوستی کا راگ الاپتے رہے اور میں آپ کی محبت' وارفتگی اور التفات کو ترستی رہی۔ میں آپ کی بیوی تھی حارث! اور آپ مجھے کسی ناسمجھ اور کم عقل دوست کی طرح ٹریٹ کرتے رہے۔ میں خود کو مطمئن کرنے کے لیے لاکھ توجیہات دیں' لیکن پھر میری ساری خوش فہمیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ میں نے آپ لوگوں کی باتیں سن لیں۔ میں زبردستی آپ کی زندگی میں شامل کی گئی۔ یہ انکشاف مجھے کس اذیت میں مبتلا کر گیا' آپ اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ میری نگاہوں میں میری ذات دو کوڑی کی ہو کر رہ گئی۔ اس سے تو اچھا تھا میرے بھائی میری شادی شہزاد کے ساتھ...."

"اس سے آگے ایک لفظ نہیں۔" حارث نے بے تحاشا خفا ہوتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔ وہ چپ تو ہو گئی مگر آنسو اب بھی مسلسل اس کے گال بھگو رہے تھے۔ حارث نے گہرا سانس اندر کھینچا تھا۔ صورت حال اس کی توقع کے بالکل برعکس نکلی تھی۔

"تم جس بے یقینی کی کیفیت میں ہو' پتا نہیں میری وضاحت کو قبول کرو گی بھی یا نہیں' لیکن اب تمہیں چپ ہو کر میری بات سننا ہو گی۔ فار گاڈ سیک آنسو بہانا بند کرو۔ یہ آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں۔" حارث نے بے چارگی سے اسے مخاطب کیا تھا۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ جب اماں نے پہلی بار میرے سامنے تمہارا نام لیا تھا تو میں نے فوراً" ہی انکار کر دیا تھا۔ جانتی ہو کیوں؟" حارث نے پوچھا۔ ہانیہ نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے حارث کو دیکھا تھا مگر حارث کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔

"میرے انکار کی وجہ تمہارے یہ ہی آنسو تھے مسز!" ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے حارث نے ٹشو کے ڈبے سے ٹشو نکال کر ہانیہ کو تھمائے تھے۔

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

WWW.PAKSOCIETY.COM

"پچھلے کئی برسوں سے میں تمہارے ایک ہی روپ سے واقف تھا۔ اور وہ روپ یہ ہی رونے دھونے والا تھا۔ ایک روتی بسورتی لڑکی سے شادی کا میرا قطعاً" کوئی ارادہ نہ تھا۔"

"تو کسی نے گن پوائنٹ پر تو مجبور نہیں کیا تھا آپ کو۔ نہ کرتے مجھ سے شادی۔" اس بار ہانیہ تنک کر بولی تھی۔ حارث نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

"مجھے کوئی گن پوائنٹ پر مجبور کر بھی نہیں کر سکتا مسز! میں ذرا وکھری ٹائپ بندہ ہوں۔" حارث نے اسے باور کروایا تھا۔ ہانیہ بس اسے خفگی سے دیکھتی رہ گئی۔

"جس طرح تم نے ہماری باتیں سن کر یہ کھڑاگ پھیلایا۔ اس طرح ایک دن میں نے بھی اتفاق سے تمہاری اور اماں کی باتیں سن لی تھیں۔ وہی دن تھا جب تم اماں کو شہزاد کے رشتے کے متعلق بتارہی تھیں۔ اس روز تمہارے آنسو میری غیرت پر تازیانہ بن کر لگے۔ میرا بس نہ چل رہا تھا کہ میں شہزاد کو شوٹ کروں۔ اماں بھی تمہاری وجہ سے بہت اپ سیٹ تھیں، لیکن میرے ایک بار کے انکار کے بعد اماں نے دوبارہ میرے سامنے تمہارا نام تک نہ لیا تھا' جو کام مجھ سے کوئی زور زبردستی نہ کرواسکا' وہ بس خود بخود ہی ہو گیا۔ تم اسے ہمدردی کا نام دے لو یا فرماں برداری کا۔ بہرحال میں نے اماں کو تمہارے لیے ہاں کہہ دی تھی۔"

"مانتے ہیں نا آپ کہ یہ صرف ہمدردی پلس فرماں برداری تھی۔ مجبوری کا نہ سہی مگر یہ ہمدردی کا بندھن ہے نا۔" ہانیہ کی ہچکیاں پھر شروع ہو گئی تھیں۔

"ہاں نکاح سے پہلے تک یہ ہی صورت حال تھی۔" حارث نے فراخ دلی سے تسلیم کیا۔

"اب یہ مت کہہ دیجیے گا کہ نکاح کے بعد آپ کو مجھ سے محبت بھی ہو گئی ہے۔" وہ روتے روتے بول اٹھی تھی۔ حارث لب بھینچ کر اسے خفگی سے تکتا رہا۔

"اب کیوں خاموش ہو گئے۔ بولتے کیوں نہیں؟؟"

ہانیہ نے رندھی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کیا۔

"کیا کہوں' جو کہنے لگا تھا اس سے تم نے منع کردیا۔"

"مجھے بہلائیں مت حارث! اتنی بے وقوف اور کم عقل نہیں ہوں میں۔" وہ چڑ کر بولی تھی۔

"بے وقوف تو میں ہوں۔ شادی کے بعد سے اب تک اسی کوشش میں لگا رہا کہ ہمارے درمیان ایک دوستانہ سا تعلق استوار ہو جائے۔ تم مجھ پر اعتماد کرو۔ مجھ سے تمہاری جھجک ختم ہو جائے۔ اپنے دل کی ہر بات تم صرف میرے ساتھ شیئر کرو۔ میں سوچتا تھا' تمہاری زندگی میں پر خلوص رشتوں کی کمی رہی ہے۔ اپنے شوہر کو تم اپنا سب سے پر خلوص دوست مان لو۔ اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں تم سے ڈھنگ سے اظہار محبت بھی نہ کرسکا اور اظہار محبت کرتا بھی تو کیسے۔ ذرا سا رومانٹک ہونے لگتا تھا تو تمہارے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگتی تھیں۔ میں حیران ہوتا تھا کہ میرے دل میں تمہارے لیے اتنی بے تحاشا محبت اچانک کیسے پیدا ہو گئی لیکن میں اپنی محبت اور وارفتگی ظاہر کرنے کے بجائے پہلے انڈر اسٹینڈنگ ڈیولپ کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ بتاؤ ذرا! اس روئے زمین پر مجھ سے بڑا گھامڑ اور کون ہوگا۔ اور جس کے لیے یہ سب کچھ کیا' آج اسی کی عدالت میں پیشی بھگتنا پڑ گئی۔ اس معزز شخصیت سے میری التماس ہے کہ شک کی عینک اتار کر صرف ایک بار میری آنکھوں میں جھانک لے' اگر اسے واقعی ان آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر نظر نہیں آرہا تو میں۔ ابھی اسی وقت اسے اچھے سے آئی اسپیشلسٹ کے پاس لے کر جانے لگا ہوں۔"

"آپ واقعی مجھ سے محبت کرتے ہیں حارث!" کس بے یقین لہجے میں وہ استفسار کر رہی تھی۔ حارث کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

"کون سی زبان میں کہوں کہ تو تمہیں یقین آئے گا۔" اس نے مسکرا کر پوچھا۔ ہانیہ نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس کی سمت دیکھا تھا۔

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں بتاؤ! نظر آ گئی محبت یا واقعی چلیں کسی آئی کلینک پر؟" حارث نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اگر یہ اظہار پہلے کر دیتے تو میں کیوں اتنے دن پریشان رہتی۔" ہانیہ کو محبت پر یقین آیا سو آیا ساتھ ہی پھر سے رونا بھی آ گیا۔

"ذرا سی تعریف پر تو تم بیر بہوٹی بن جاتی تھیں۔ رومانس جھاڑنے لگتا تو جانے کیا حال ہوتا تمہارا۔" حارث اسے شادی کے ابتدائی دن یاد دلا رہا تھا۔

"تو نئی نویلی دلہنوں کو شرم تو آتی ہی ہے نا اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ شوہر ڈھنگ سے اظہار محبت بھی نہ کر پائے۔" حارث اس شکوے پر بھرپور انداز میں مسکرایا تھا۔

"میری دلہن اب بھی نئی نویلی ہی ہے۔ وہ مطمئن رہے اب اس کا شوہر اس سے محبت بھی کرے گا اور اظہار محبت بھی۔ کہو تو ایک غزل سنا کر اظہار محبت کی شروعات کر دوں؟" وہ شریر ہوا تھا۔

"بس کریں اب!" ہانیہ کے ہونٹوں پر شرمگیں سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"شروع کیا نہیں اور ابھی سے بس کر دوں۔ پھر میرے خلاف ایک اور چارج شیٹ تیار ہو جائے گی۔" وہ ہنسا تھا۔ ہانیہ بھی جھینپ کر ہنس پڑی۔

"چلو شکر ہے آج ہم دونوں کی غلط فہمیوں کا خاتمہ ہوا۔ تم مجھ سے بدگمان تھیں اور میں سوچے بیٹھا تھا کہ شاید تم اماں کی باتوں پر ڈسٹرب رہتی ہو۔ میں سوچتا تھا جیسے تم اپنے گھر والوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل گرفتہ ہو جاتی تھیں، اماں کی باتیں بھی تمہیں ویسے ہی پریشان کرتی ہیں۔"

"آپ مجھے بہت امیچور سمجھتے تھے حارث! مجھے اپنے گھر والوں کی جن چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا آتا تھا، وہ بے شک آپ کے لیے معمولی ہوں لیکن مجھے ان کے جن رویوں کو مسلسل بھگتنا پڑ رہا تھا وہ سہنا کسی بھی نارمل انسان کے لیے آسان نہیں تھا۔ میری بھابھیاں مجھے صرف ایک بوجھ تصور کرتی تھیں۔ ان کے سرد و سپاٹ رویوں کو سہتے سہتے جب میں تھکنے لگتی تو یہاں خالہ کے پاس آ کر اپنے جی کا بوجھ ہلکا کر لیتی۔ ماں باپ کے بعد میرا گھر میرے لیے صرف ایک سرائے بن چکا تھا۔ اپنے ہی گھر میں اجنبیوں اور مہمانوں کی طرح رہنا کتنا تکلیف دہ امر ہے اس کا اندازہ کوئی اور شخص لگا ہی نہیں سکتا۔" ہانیہ تھکے تھکے لہجے میں بولی تھی۔

"چلو اپنے تکلیف دہ ماضی کو بھول جاؤ۔ اللہ نے مجھ سا محبت کرنے والا شوہر عطا کر کے کیا تمہاری ساری محرومیوں کا ازالہ نہیں کر دیا۔"

"آپ سے شادی کے بعد مجھے ماں جیسی خالہ کی شفقت بھری چھاؤں ہمیشہ کے لیے میسر آ گئی۔ میری اصل خوش نصیبی یہ ہے جناب!" ہانیہ نے اس بار مسکرا کر جتایا تھا۔

"تو جب ماں جیسی خالہ تمہارے کسی کام میں ماؤں کے انداز میں نقص نکالتی تھی تو تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بجنے لگتے تھے؟" حارث کو بروقت یاد آیا تو پوچھ بیٹھا تھا۔

"صرف اور صرف آپ ہی کی وجہ سے۔ خالہ جب بھی مجھے کچھ سمجھانے لگتیں۔ آپ مجھے ایسے ٹکٹکی باندھ کر گھورنے لگتے کہ خفت کے مارے میرا برا حال ہو جاتا۔ میں سوچتی تھی کہ آپ اپنے دل میں مجھے پھوہڑ سمجھ رہے ہوں گے بس مجھے اسی لیے رونا آنے لگتا تھا۔"

"لو جی! یعنی کہ یہ قصور بھی میرے ہی کھاتے میں درج تھا۔" صدمے اور افسوس سے حارث کا برا حال ہونے لگا۔

"غلط فہمی تھی حارث! اب تو ختم ہو گئی نا۔" ہانیہ نے اسے تسلی دی۔ حارث اسے مصنوعی خفگی سے گھورنے لگا تھا۔

"اچھا اب ایسے ناراض ہو کر تو مت گھوریں۔ پرامس! آئندہ آپ کے خلاف کوئی غلط فہمی دل میں نہیں پالوں گی۔ جو بھی بات ہوئی سب سے پہلے آپ سے شیئر کروں گی۔ آخر آپ میرے بہترین دوست

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھی تو ہیں۔" ہانیہ نے اسے مسکرا کر مخاطب کیا تھا۔

"ہرگز نہیں۔ دوستی والی پیشکش محدود مدت کے لیے تھی۔ اب میں تمہارا شوہر ہوں۔ پہلے تم نے میرا دوستانہ روپ دیکھا تھا۔ اب میری محبتوں کی شدتیں بھی دیکھنی پڑیں گی اور اگر تم نے۔۔۔"

"میں سب کچھ دیکھ لوں گی حارث! پہلے ذرا کچن دیکھ لوں۔ ڈھیر دھلے برتنوں کا انبار جمع ہے اور شام کے کھانے کے لیے بھی کچھ بنانا ہے۔" ہانیہ بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ اپنے پاس بٹھایا تھا۔

"تمہارا یہ شرمایا' بوکھلایا سا روپ میرے ہوش اڑا دیتا ہے' جان من! پتا نہیں چند ہی دنوں میں کیسا جادو کر دیا مجھ پر۔ ہر وقت ہر گھڑی صرف تمہارے خیالوں میں ہی کھویا رہتا ہوں۔" حارث کی مخمور لہجے میں کی جانے والی سرگوشی' اس کی وارفتگی' ہانیہ اپنے دل کی دھڑکن کو سنبھالنے میں ناکام ہوئے جا رہی تھی۔

"مجھے آپ کی محبت کی صداقت پر دل سے یقین آگیا ہے حارث! لیکن دوستی والی پیشکش کی مدت تھوڑے عرصے کے لیے اور بڑھا دیں پلیز۔"

وہ دھیرے سے گویا ہوئی تھی۔ اس کی پلکوں کی لرزش اور گالوں پر بکھرتی لالی اس کی دلی کیفیت کا پتا دے رہی تھی۔ حارث محظوظ انداز میں مسکرایا تھا۔

"صرف ایک ڈائیلاگ سن کر یہ حالت ہوئی ہے۔ یہ تو اظہار محبت کی ابتدا ہے بیوی!" اس نے اسے شریر انداز میں چھیڑا۔

"آج کے لیے یہ ہی بہت ہے۔ بس میں اب کھانا بنانے جا رہی ہوں۔" وہ یک لخت اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑاتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلی تھی۔ حارث کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ بکھر گئی۔ ماں کی فرماں برداری کا کیا خوب صورت اور حسین انعام ملا تھا اسے۔ اس کا رواں رواں اپنے رب کا شکر گزار تھا۔ بہت مطمئن انداز میں وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔

اب وہ آنکھیں موندے دل ہی دل میں رومانٹک سی غزل یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا' جو آج شب اسے اپنی بیوی کو سنا کر باقاعدہ اور بھرپور اظہار محبت کرنا تھا۔ کیونکہ ہانیہ کا شکوہ بجا تھا۔ اظہار کے بنا محبت ادھوری تھی۔ اب اسے محبت بھی کرنی تھی اور ساتھ ہی اس کا بھرپور طریقے سے اظہار بھی۔ ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کہ محبت کے بنا اس کی زندگی ادھوری تھی بالکل ادھوری کیونکہ محبت ہی تو زندگی ہے۔

☼

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے
بہنوں کے لیے خوبصورت ناول

کتاب کا نام	مصنفہ	قیمت
بساط دل	آمنہ ریاض	500/-
زرد موسم	راحت جبیں	750/-
زندگی اک روشنی	رخسانہ نگار عدنان	500/-
خوشبو کا کوئی گھر نہیں	رخسانہ نگار عدنان	200/-
شہر دل کے دروازے	شازیہ چودھری	500/-
تیرے نام کی شہرت	شازیہ چودھری	250/-
دل ایک شہر جنوں	آسیہ مرزا	450/-
آئینوں کا شہر	فائزہ افتخار	500/-
بھول بھلیاں تیری گلیاں	فائزہ افتخار	600/-
پھلاں دے رنگ کالے	فائزہ افتخار	250/-
یہ گلیاں یہ چوبارے	فائزہ افتخار	300/-
میں سے عورت	غزالہ عزیز	200/-
دل اسے ڈھونڈ لایا	آسیہ رزاقی	350/-
بکھرنا جائیں خواب	آسیہ رزاقی	200/-
زخم کو ضد تھی مسیحائی سے	فوزیہ یاسمین	250/-
اماوس کا چاند	بشریٰ سعید	200/-

ناول منگوانے کے لئے فی کتاب ڈاک خرچ -/30 روپے
منگوانے کا پتہ:
مکتبہ عمران ڈائجسٹ -37 اردو بازار، کراچی۔
فون نمبر: 32216361

Copied From Web
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY